بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٰہی دیکھئے منہ دیولعین
مصطفیٰ کی ال پہ طاقت کیجئے

وہابیوں ، دیوبندیوں کی جانب سے شائع شدہ فتاویٰ عثمانی (شیطانی)
فتاویٰ رحیمیہ (لعنیہ) کارد دندان شکن مع چیلنج

از افادات
شیخ الاسلام
عارف باللہ
حضرت مولانا شاہ
محمد انوار اللہ
فاروقی قدس سرہٗ
بانی جامعہ نظامیہ ... آباد

برقِ انوارِ رضا

عالیہ
اعلیٰ حضرت عظیم
البرکت
سرکار سیدنا
امام احمد رضا
خان بریلوی
قدس سرہٗ

فرقۂ باطلہ وہابیہ دیابنہ جس نے رسول دشمنی میں مشرکین مکہ، عہدِ رسالت کے منافقین نیز ابلیس لعین کو بھی مات دے دی ہے۔ جس طرح آغازِ اسلام میں اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لینا مشرکین مکہ کے دین میں جرم اور گناہ عظیم تھا۔ اگر کوئی اسلام قبول کر کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شیدائی بن جاتا تو ان کے کلیجے پھٹ جاتے تھے۔ بعینہ وہی حال دورِ حاضر کے شاتمانِ رسول کا ہے۔ ان کے دین و مذہب میں بھی تعظیم رسول صلی اللہ علیہ وسلم جرم اور شرک ہے۔ نبی کا نام لینے اور آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں با ادب کھڑے ہو کر درود و سلام پڑھنے سے ان کا بھی کلیجہ کٹ جاتا ہے اور یہ عاشقانِ رسول کو تعظیم رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے روکنے کیلئے، ان کے قلوب سے محبت رسول کی شمع کو گل کرنے کیلئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیتے ہیں۔

تقاریر، اجتماعات، شیطانی اور لعنیہ فتاویٰ جیسے ہتھکنڈے استعمال کرتے ہیں۔

منجانب: **تنظیم اعلیٰحضرت مشن نظام آباد**

مگران عقل کے اندھوں، دیو کے بندوں، دوزخی گندوں کو یہ نہیں خبر کہ میرے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کتنی ارفع واعلیٰ اور بلند وبالا ہے۔ سن ہم سنیوں کے امام، اعلیٰ حضرت بریلوی فرماتے ہیں۔

فرش والے تیری شوکت کا علو کیا جانیں　　　خسروا عرش پر اڑتا ہے پھریرا تیرا

خلق سے اولیاء اولیاء سے رُسل

اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی

عرش کی عقل دنگ ہے چرخ میں آسمان ہے　　　جان مراداب کدھر ہائے تیر امکان ہے

عرش پر جا کے مرغ عقل تھک کے گرا غش آ گیا　　　اور ابھی منزلوں پرے پہلا ہی آستان ہے

عرش پہ تازہ چھیڑ چھاڑ فرش پر طرفہ دھوم دھام　　　کان جدھر لگایئے تیری ہی داستان ہے

مولانا وستانوی لائبریری بودھن سے اطراف وجوانب میں تقسیم کردہ مفتی عبدالرحیم لاجپوری کے فتاوی رحیمیہ جلد اول مقدمہ کتاب الایمان والعقائد میں جمعہ کو صلوٰۃ وسلام کے اجتماع، اہتمام اور التزام کی نفی کی گئی ہے (یہ ان کا ایمان اور عقیدہ ہے۔) اور لکھا ہے یہ عمل صحابہ، تابعین، تبع تابعین، محدثین، ائمہ مجتہدین، اولیاء کرام، مشائخ عظام وغیرہم سے بھی ثابت نہیں۔ (جو کہ صریح کذب اور فریب ہے) پھر لکھتے ہیں یہ طریقہ بدعت ہے اور اللہ ورسول کی ناراضگی اور لعنت کے مستحق ہیں اور بہت کچھ بے محل دلائل سے پمفلیٹ بھرا ہوا ہے۔

(۲) مولانا محمد تقی عثمانی صاحب کی تصنیف فتاوی عثمانی کے جلد اول میں بھی مروجہ صلاۃ وسلام کو (کھڑے ہو کر) بدعت کہا گیا ہے۔

مگر بے چارے مفتی عثمانی نے ذیل کے حاشیہ میں حوالہ کے طور پر جو عربی عبارتیں نقل کی ہیں کاش اسی کا ترجمہ کر لیتے تو بھی قوم گمراہ نہ ہوتی۔ مگر جب عقل پر پردہ ہو آنکھوں میں تعصب رسول کا چشمہ ہو تو پھر جنوں خرد اور خرد جنوں ہی لگتا ہے۔

اے چشم شعلہ بار ذرا دیکھ تو سہی

یہ گھر جو جل رہا ہے کہیں تیرا گھر نہ ہو

خیر۔ ہم ان دونوں فتاوی کے رد میں عالم اسلام کی عبقری شخصیتوں جن کے تبحر علمی کا ایک زمانہ نے اعتراف کیا

ہے۔ ان کی تصانیف جلیلہ کے حوالے سے اجتماعی اور جمعہ کے بعد صلاۃ والسلام کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔ اگر وہابیوں میں دم ہے تو لائیں ان کا جواب...... مگر تمہارا تو حال یہ ہے کہ

شیشے کے گھر میں بیٹھ کے پتھر ہیں پھینکتے دیوار آہنی پر حماقت تو دیکھئے

شیخ الاسلام فضیلت جنگ عارف باللہ، استاذ العلماء والسلاطین حضرت علامہ مولانا مفتی محمد انوار اللہ شاہ فاروقی علیہ الرحمہ بانی جامعہ نظامیہ حیدرآباد اپنی تصنیف لطیف انوار احمدی کے صفحہ ۱۴۵۔۱۴۴ سطر از ۱۷ زاد المعاد فی ہدی خیر العباد کے حوالہ سے رقمطراز ہیں۔(۱) عن اوس بن روس عن النبی صلی الله عليه وسلم من افضل ايامكم يومه الجمعته فيه خلق أدم وفيه قبض وفيه الصعقه فلكثر واعلى من الصلوٰة فيه فان صلو تكم معروضته على قالو يا رسول الله وكيف تعرض صلوتنا عليك قدارمت يعنى قدبليت قال الله عزوجل حرم الارض احبساد الانبياء (رواہ الحاکم وابن حبان فی صحیہا) ترجمہ:۔ روایت ہے اوس بن اوس سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تمہارے دنوں میں افضل جمعہ کا دن ہے اسی روز آدم علیہ السلام پیدا ہوئے۔ اسی روز انتقال کیا۔ اسی روز نفخ صور ہوگا۔ اور اسی روز صعقہ ہوگا۔ اس لئے اس روز مجھ پر زیادہ درود پڑھا کرو۔ تمہارا درود مجھ پر عرض کیا جاتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر درود آپ پر عرض کیا جائے گا۔ جس حالت میں کہ جسد مبارک آپ کا بوسیدہ ہو گیا ہوگا۔ فرمایا حرام کیا ہے اللہ تعالیٰ نے زمین پر کہ انبیاء کے اجساد کو کھاوے۔ روایت کیا ہے اس کو حاکم اور ابن حبان نے صحیحوں میں (۲) تعین اوقات درود وسلام میں بہت سی حدیثیں وارد ہیں چنانچہ حضرت امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے القول البدیع میں ایک باب صرف اوقات درود وسلام میں مدون کیا ہے اور ہر بات احادیث وآثار سے ثابت کیا ہے چنانچہ اس باب کے عنوان کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

(مولانا وستانوی لائبریری میں بھی وہ تصنیف القول البدیع موجود ہوگی)

پانچواں باب درود شریف کے اوقات مخصوصہ میں جیسے بعد وضو، بعد تیمم و غسل جنابت کے اور نماز میں اور نماز کے بعد، اور اقامت کے وقت اور بعد صبح اور بعد مغرب کے اور تشہد میں اور قنوت میں، اور تہجد کے واسطے اٹھنے کے وقت اور بعد تہجد کے، اور جب کسی مسجد میں گزر ہو، اور مسجد کو دیکھنے اور داخل ہونے اور نکلنے کے وقت اور بعد جواب دینے مؤذن کے، اور جمعہ کے روز، اور اس کی رات میں اور ہفتہ اور اتوار، اور پیر منگل کے دن اور خطبہ میں جمعہ اور عیدین، اور استسقاء اور کسوف اور خسوف کے اور اثنائے تکبیرات عیدین و جنازہ میں

، اور میت کو قبر میں اتارنے کے وقت، اور جب وشعبان میں، اورر جب کعبہ شریف کو دیکھے، اور نکاح کے خطبہ میں، اور صبح شام اور جب سونے کا ارادہ ہو اور جب گھر میں داخل ہو اور جب کوئی غم یا مصیبت ہو یا سختی آن پڑے۔ اور دعا کے شروع اور درمیان میں اور جب چند آدمی مجلس سے اٹھنے لگیں اور جس مجلس میں خدائے تعالیٰ کے ذکر کے واسطے جب جمع ہوں وغیرہ وغیرہ الیٰ اخیرہ (بحوالہ القول البدیع) ان احادیث و آثار سے اوقات مخصوصہ مختلفہ درود شریف ثابت ہے اور اس کا اجتماع بھی۔

(۳) قال النبی صلی الله علیه وسلم اکثر وامن الصلوٰة لان اول ما تسئلون فی القبر عنی (رواہ السخاوی) فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ زیادہ مجھ پر درود شریف پڑھا کرو کیونکہ سب سے پہلے قبر میں تم لوگوں سے میرے ہی بارے میں سوال ہوگا۔ (روایت کیا ہے اس کو امام سخاوی نے) سوائے اس کے اور بہت سی احادیث مبارکہ ہیں جس سے یہ بات متواتر ثابت ہے کہ امتیوں کا بہ کثرت درود شریف پڑھنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو منظور ہے۔ چنانچہ حضرت امام سخاوی نے القول البدیع میں روایت کی ہے روی ابوالقاسم التیمی فی الترغیب لہ من طریق علی ابن حسین قال علامۃ اہل السنۃ کثرۃ الصلوٰۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اور ظاہر ہے کہ کلام سعادت پیام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خود وحی ہے۔ کما قال الله تعالیٰ وما ینطق عن الهوی ان هو الا وحی یو حی' تو معلوم ہوا کہ کثرت درود شریف کی حق تعالیٰ کو بھی منظور ہے (مگر وہابیوں کو نہیں) اور یہ دوسرا قرینہ اس پر کہ امر صلوا علیہ استمرار کیلئے ہے۔ الحاصل صرف ایک بار درود شریف اسقاط فرضیت کے خیال سے پڑھ لینا اور ایسی تقریریں بنانا کہ جس سے مسلمانوں کی رغبت کم ہو جائے خلاف مسلک اہلسنت وجماعت کے ہے۔ اور خلاف مرضی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بلکہ خلاف مرضئ حق تعالیٰ کے بھی ہے۔ اور حق تعالیٰ نے جملہ اہل ایمان کو بطوق لازم الوثوق وسلمو اتسلیما بتا کید امر فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمیشہ سلام عرض کیا کریں تا کہ ہر وقت اخلاص عقیدت کا اظہار بارگاہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم میں ہوا کرے اسی واسطے ہر نماز میں خواہ فرض ہو یا نفل ایک دو بار سلام عرض کرنا ضروری ٹھہرایا گیا۔ الحاصل ہر نماز میں سلام کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر مقرر ہونا دلیل ہے اس بات پر کہ کثرت اس سلام کی حق تعالیٰ کو نہایت پسند ہے۔ یہی وجہ کہ جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کرے حق تعالیٰ اس پر سلام کرتا ہے۔ کما فی المسکوة عن عبدالرحمن بن عوف قال خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی دخل نخلاً فسجد فاطال السجود حتی خشیت ان یکون الله تعالیٰ قدتوفاه قال فجبت انظر فرفع راسه فقال مالك فذكرت ذلك له قال فقال ان جبرئیل علیه السلام قال لی الا ابشرك ان الله تعالیٰ عزوجل یقول لك من صلی

عليك صلوة صليت عليه ومن سلم عليك سلمت عليه رواہ احمد۔

ترجمہ روایت ہے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف سے کہ نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز اور داخل ہوئے کسی نخلستان میں پھر سجدہ کیا آپ نے اور دراز کیا سجدہ یہاں تک کہ خوف ہوا مجھکو کہ شاید انتقال ہو گیا ہو۔ پس قریب آیا کہ دیکھوں کیا حال ہے۔ پس اٹھایا آپ نے سر مبارک اور فرمایا کہ کیا ہوا تمکو جو گھبرائے ہو۔ پس عرض کیا میں نے سرگذشت کو فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جبریل علیہ السلام نے مجھ سے کہا کہ خوش خبری دیتا ہوں میں آپ کو کہ حق تعالیٰ آپ کو فرماتا ہے جو شخص آپ پر درود پڑھے صلوٰۃ بھیجتا ہوں میں اس پر اور جو شخص آپ پر سلام کرے سلام کرتا ہوں۔ میں اس پر روایت کی اس کو امام احمد نے انتہی اور در منضود میں ابن حجر ہیثمی نے اسی مضمون کی روایت نقل کی اور کہا کہ صحیح کہا اس کو حاکم نے۔ اور ایسا ہی کہا قسطلانی نے مسالک الحنفا میں کہ عبد بن حمید نے بھی روایت کی ہے اس کو اپنی مسند میں۔ وفی الوسیلته العظمیٰ قال النبی صلی الله علیه وسلم انی رایت جبریل فبشرنی وقال ان ربك یقول من صلی علیك صلیت علیه ومن سلم علیك سلمت علیه فسجدت الله شكراً رواہ احمد والحاکم

ترجمہ: فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دیکھا میں نے جبرئیل کو پس خوشخبری دی انہوں نے مجھ کو اور کہا فرماتا ہے اب آپ کا جو شخص آپ پر درود بھیجے میں اس پر صلوٰۃ بھیجتا ہوں اور جو شخص سلام عرض کرے آپ پر میں اس پر سلام کرتا پس سجدۂ شکر بجالایا میں اللہ تعالیٰ کا (امام احمد و حاکم) بعد وصال ظاہری رسول کریم پر صلوٰۃ والسلام بھیجنا سلام کا پہونچنا اور جواب عطا فرمانا سرکار کا۔ یہ بھی ثابت ہے حدیث شریف کما روی الامام القرطبی فی تفسیرہ عن عبدالرحمن بن عوف ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم قال مامنکم من احد یسلم علی اذامت الاجافی سلامه مع جبرئیل ویقول یا محمد فلاں بن فلاں یقرك السلام فاقول وعلیه السلام ورحمته اللّٰہ وبرکاته

روایت ہے عبدالرحمٰن بن عوف سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب کوئی شخص تم میں سلام کرے مجھ پر میرے انتقال کے بعد تو پہونچے گا سلام اس کا مجھ کو جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ اور کہیں گے وہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ شخص فلاں بن فلاں سلام عرض کرتا ہے آپ پر کہوں گا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(ماخوذ از انوار احمدی ۱۴۵ تا ۱۵۳)

قارئین کرام: مذکورہ بالا حوالہ جات احادیث اور اقوال سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح اور عیاں ہوگئی کہ روز جمعہ، شب جمعہ، نماز کے بعد، صبح و شام، انفرادی، اجتماعی طور پر درود و سلام پڑھنا جائز و مستحسن ہے اور احب ہے۔ اور یہی مرضی مولیٰ ہے۔ اور جو سلام و درود بھیجے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وہ اللہ کے سلام کا مستحق ہے۔ اور جس پر اللہ کا سلام نازل ہو وہ جنتی ہے اور نار سے بری ہے۔ منکر اس کا دوزخی اور کلاب اہل النار ہے۔ کیا یہ تمام باتیں طائفۂ وہابی کے مولویوں نام نہاد مفتیوں کو نظر نہیں آتیں۔ ان عقل کے اندھوں کو کیا ہو گیا ہے۔ جو تعظیم نبی سے روک کر خلاف مرضی الٰہی کام کرنے کی ترغیب دے کر سیدھے سادے مسلمانوں کو اللہ عزوجل کے سلام اور رحمتوں، برکتوں سے محروم کرنے کی سازش کر رہے ہیں۔ آخر کیا بگاڑا ان سیدھے سادے مسلمانوں نے وہابیوں کا؟ وجہ ظاہر ہے کہ یہ نہیں چاہتے کہ کوئی بھی ان عظیم سعادتوں سے مشرف ہو تمام لوگوں کو یہ اپنی محرومی میں شریک بنا کر عظمت رسول کا منکر بنانا چاہتے ہیں۔ درود و سلام کا منکر یقیناً قول خدا و رسول کا منکر ہے۔ ناری ہے۔ لہٰذا اے ایمان والوان شیطانوں کے شر سے محفوظ رہ کر اپنے کو اور اپنے اہل و عیال کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔ اور خوب خوب اپنے آقا و سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بہ کثرت درود و سلام کا نذرانہ پیش کرو۔

شاتمان رسول، ہو گیا اظہار حق قلعی تمہاری کھل گئی

لو آؤ توبہ کرو تم سے کب جواب بنا

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان قادری بریلوی رضی اللہ عنہ اپنی تصنیف اقامتہ القیامہ علی طاعن القیام النبی تہامہ کے ص ۱۶ میں رقم طراز ہیں اتسلیم بعد الاذان حدث فی ربیع الآخر سنته ما ئته واحدی وثمانین فی عشاء لیلته الاثنین ثم یوم الجمعه ثم بعد عشر سنین حدث فی الکل الاالمغرب ثم فیها مرتین وهو بدعته حسنه (درمختار) اذان کے بعد صلاۃ بھیجنا ربیع الآخر ۷۸۱ھ کی عشاء شب دوشنبہ میں حادث ہوا۔ پھر اذان جمعہ کے بعد بھی صلاۃ (یعنی درود شریف) کہی گئی۔ پھر دس برس بعد مغرب کے سوا سب اذانوں کے بعد، پھر مغرب میں بھی دوبار کہنی شروع۔ اور یہ نوپید باتوں سے ہے جو شرعاً مستحب ہے۔ صاحب درمختار علیہ الرحمتہ نے اذان کے بعد اور قبل درود شریف پڑھنے کو شرعاً مستحب فرمایا ہے۔ اب وہابی مولویوں کا کیا خیال ہے۔ کیا ان کے نزدیک صاحب درمختار کا قول اور مذکورہ عبارت بھی باطل ہے۔ اگر نہیں تو لازم ہے کہ اس پر عمل شروع کر دیں۔

کھڑے ہو کر سلام پڑھنے کے ثبوت میں:۔ ہم اس مقام پر چند حوالہ جات پیش کرتے ہیں علامہ جلیل الشان علی بن برہان حلبی رحمتہ اللہ علیہ کی تصنیف انسان العیون عقد الجوہر مولد النبی الازہر تصنیف مولانا سید جعفر برزنجی قدس سرہٗ۔ سید جعفر بن اسماعیل بن زین العابدین علوی مدنی نے شرح الکوکب الازہر علی عقد الجوہر میں اور فقیہ

محدث مولانا عثمان بن حسن دمیاطی نے رسالہ اثبات قیام میں۔ امام علامہ مدابکی علیہ الرحمۃ نے۔ علامہ ابو زید رسالہ میلاد میں۔ مولانا سید احمد دحلان مکی قدس سرہٗ الدرر السنیہ فی الرد علی الوہابیہ میں۔ مفتی الحنفیہ بمکۃ الحمید علامہ جمال بن عبداللہ مکی نے اپنے فتاوٰی میں۔ مولانا مفتیٔ محمد بن یحیٰی حنبلی مفتی حنابلہ، مولانا عبداللہ بن محمد مفتی حنفیہ، علماء مدینہ منورہ نے اپنے فتاوٰی روضۃ الہیم میں۔ علماء مکہ مولانا عبدالجبار وابراہیم بن خیار وغیرہم ۳۰ علماء مکہ نے فتاوٰی علماء مکہ معظمہ میں، فتوٰی علماء جدہ میں مولانا ناصر بن علی بن احمد اور مولانا عباس بن جعفر بن صدیق نے، مولانا احمد فتاح مولانا محمد بن سلیمان، علماء عرب مصر، شام، روم، اندلس مولانا محمد صالح، احمد بن عثمان، احمد بن عجلان، محمد صدقہ، عبدالرحیم بن محمد زبیدی نے، فتاوٰی علماء حریرہ میں مولانا یحیٰی بن مکرم وغیرہم کے علاوہ سو سے زیادہ علماء مکہ معظمہ ومدینہ نے جدہ، جدیدہ دمیاط، یمن، زبید، بصرہ، غرموت، حلب، حبش، برزنج، برع، کردداغستان، ہند نے رسالہ غایۃ المرام میں مع دستخط مہر قیام وسلام کو جائز ومستحسن اور مستحب فرمایا ہے۔ (حوالہ کیلئے دیکھئے اقامۃ القیامہ علی طاعن القیام النبی تھامہ)

اجتماعی درود وسلام: بیہقی شریف وطبرانی شریف میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میرے غسل وکفن سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے نعش مبارک پر رکھ کر باہر چلے جاؤ سب سے پہلے مجھ پر جبرئیل صلاۃ کریں گے پھر میکائیل پھر اسرافیل پھر ملک الموت اپنے سارے لشکروں کے ساتھ، پھر گروہ در گروہ میرے پاس حاضر ہو مجھ پر درود وسلام عرض کرتے جاؤ۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

اس حدیث مبارکہ سے صحابہ کرام کا بعد وصال ظاہری اجتماعی درود وسلام ثابت ہوا یا نہیں۔؟

کیا مفتی عبدالرحیم لاجپوری کو یہ حدیث نظر نہیں آئی جو فتوٰی میں ٹھونک دیا کہ یہ عمل صحابہ سے ثابت نہیں۔ توبہ توبہ۔ نعوذ باللہ...... خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے خصوصاً وہابیوں کی وبا سے

اب آیئے وہابیوں دیوبندیوں کے پیشواء تبلیغی جماعت کے بانی مولانا محمد زکریا صاحب کی تصنیف فضائل اعمال جو وہابیوں دیوبندیوں کی اکثر مساجد میں بعد نماز خصوصاً عصر میں پڑھی جاتی ہے۔ اسی فضائل اعمال کے جلد دوم صفحہ ۱۲۵ سطر ۲۳ فصل آٹھ زیارت مدینہ کے حدیث نمبر ۹ (بمطابق کتاب) حضرت ابو ہریرہ کی روایت۔ بحوالہ رواہ احمد فی روایۃ عبداللہ کذا فی المغنی للموفق واخرجہ ابوداؤد

سرکار علیہ السلام کی بارگاہ میں سلام پیش کرنے اور سرکار کا جواب عطا فرمانا ثابت ہے مزید حوالہ جس میں کھڑے ہو کر سلام پڑھنے، ستر ۷۰ بار درود شریف پڑھنے کی تلقین خود سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا درود پاک کا سننا

وغیرہ اسی کتاب کے صفحہ ۱۲۶، ۱۲۷ حدیث نمبر ۱۰، ۱۱، بیہقی، شعب خطیب ابن عساکر وغیرہم سے ثابت کیا ہے اور صفحہ ۱۳۴ کے سطر نمبر ۱۲، ۱۳، ۱۴ میں حضرت ملا علی قاری کی شرح لباب کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ فرائض وضروریات معاش سے جتنا وقت بچے وہ سب کا سب درود شریف کے پڑھنے میں خرچ کرے اور اسی صفحہ کے سطر نمبر ۱۵ سے حضرت ابن حجر کی شرح مناسک نوری کے حوالہ سے کثرت درود شریف کو تلاوت سے بھی افضل قرار دیا ہے۔ اس کے علاوہ صفحہ ۱۴۸، ۱۴۹ وغیرہ میں بھی زیدہ کے حوالہ سے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم اور شیخین کریمین پر سلام واستغاثہ ثابت ہے اب دیابنہ کے تابوت میں آخری کیل بھی ٹھونک دی جائے۔ ملاحظہ فرمائیں دکن کی عظیم دینی درسگاہ جامعہ نظامیہ حیدر آباد کا فتوئی جس میں مفتیان کرام جامعہ نظامیہ نے انفرادی، اجتماعی، نماز جمعہ یا کسی بھی نماز کے بعد بحالت قیام درود وسلام پڑھنا مستحسن اور جائز عمل فرمایا ہے اور منکرین درود وسلام کو اپنی مسجد میں آنے سے روک دینے کا حکم واختیار بھی عطا کیا ہے۔ عکس فتوئی ملاحظہ فرمائیں۔

۲۸/ اکتوبر ۲۰۰۷ء

الجواب

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام بھیجنے کا خود اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے چنانچہ ارشاد الٰہی ہے ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یایھا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما (سورۃ الاحزاب آیت ۵۶)۔ بریں بنا مسلمانوں کا انفرادی اور اجتماعی طور پر اس کی تعمیل میں درود وسلام نماز جمعہ یا کسی بھی نماز کے بعد بحالت قیام پڑھنا مستحسن وپسندیدہ وجائز عمل ہے۔ صاحب [illegible] نے [illegible] مشکوٰۃ [illegible] کے حوالہ سے یہ حدیث شریف نقل کی ہے کہ حضرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کیلئے منبر رکھوائے جس پر آپ (حسان رضی اللہ عنہ) قیام کرکے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدحت بیان فرماتے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے مدافعت کرتے عن عائشۃ رضی اللہ عنہا انھا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضع منبرا لحسان بن ثابت فی المسجد یقوم علیہ قائما یفاخر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او ینافح عنہ کذا فی المشکوٰۃ۔

اس عمل کو [illegible] کہنے والے کا قول بلا دلیل ہے ان کو اپنی اصلاح کرلینی چاہئے [illegible] اگر وہ [illegible] تو ان کو اپنی مسجد میں آنے سے روک سکتے ہیں۔ در مختار [illegible] واللہ [illegible] ویمنع منہ وکذا [illegible] واللہ اعلم

صح الجواب [illegible]

[illegible]

هم نے احادیث اور اقوال ائمہ وغیرہم سے انفرادی اجتماعی درود وسلام کو جائز، مستحسن، احب اور شرعا مستحب، حکم خدائے بزرگ وبرتر نیز سنت صحابہ کرام ثابت کردیا ہے۔ اور تبلیغی جماعت کی مشہور کتاب فضائل اعمال کا حوالہ بھی پیش کردیا ہے۔

اب اگر وہابیوں میں دم اور ہمت ہے تو وہ احادیث اور اقوال ائمہ (جس پر سب متفق ہوں) سے مع حوالہ ناجائز، بدعت صالہ اور شرک ثابت کر کے دکھائیں۔

لو مرد ہو تو اب نہ سر کنا ترائی سے

اور گر ثابت نہیں کر سکتے تو آؤ توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے توبہ کرلو اور صحابہ، ائمہ، محدثین، مفسرین اولیاء کاملین کی مقدس جماعت اہلسنت میں داخل ہو جاؤ۔ اسی میں تمہاری اور سب کی خیر ہے۔

یا پھر............حقانیت کے پیش نظر............میدان مناظرہ............میں آجاؤ۔

...... زیر عنایت وتصحیح ......

حضرت مولانا حافظ وقاری

محمد غلام یٰسین صاحب رضوی المصباحی

صدر المدرسین دار العلوم اہلسنت رضائے مصطفیٰ بودھن

غوث و خواجہ رضا حامد و مصطفیٰ
پنج گنج ولایت پہ لاکھوں سلام
تنظیم اعلحضرت مشن نظام آباد
ڈال دی قلب میں عظمتِ مصطفیٰ
سیدی اعلیٰ حضرت پہ لاکھوں سلام
...... المرتب ......
احقر جاہ محمد مشہودی
سرپرست تنظیم اعلیٰ حضرت مشن نظام آباد
نائب صدر المدرسین دار العلوم اہلسنت رضائے مصطفیٰ بودھن